سنن رواتب

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

فرائض سے پہلے اور بعد کی سنتوں کو سنن راتبہ کہا جاتا ہے، جنہیں نبی کریم ﷺ نے ثبات ودوام کے ساتھ ادا کیا۔ ان کی ادائیگی اہل سنت کا شعار ہے۔ ان کی تعداد بارہ ہے؛ دو فجر سے پہلے، چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد۔

❁ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، بُنِيَ لَهٗ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ .

''جو دن رات میں بارہ رکعت ادا کرے، اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔''

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جب سے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا، کبھی نہیں چھوڑیں۔''

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرنے والے راوی عنبسہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بارے میں سنا ہے، کبھی نہیں چھوڑیں۔

نعمان بن سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے عمرو بن اوس رحمہ اللہ سے ان کے بارے میں سنا، کبھی نہیں چھوڑیں۔ (صحیح مسلم : 728)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ،
وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ .

ظہر سے پہلے چار اور فجر سے پہلے دو رکعت نبی ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں۔''

(صحيح البخاري : 1182)

❁ سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ تَرَكْتُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، خَشِيتُ أَنْ لَا يُغْفَرَ لِي .

''اگر میں مغرب کے بعد والی دو رکعت (ہمیشہ کے لیے) ترک کر دوں، تو مجھے خدشہ ہے کہ میری بخشش نہ ہو۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 5936 ، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا:

بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ، ثَلَاثًا ، لِمَنْ شَاءَ .

''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، پھر فرمایا: اس کے لئے جو پڑھنا چاہے۔''

(صحيح البخاري : 624؛ صحيح مسلم : 838)

پہلی اذان سے مراد بالاتفاق اذان اور دوسری سے مراد اقامت ہے۔

❁ علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

يُرِيدُ بِهَا السُّنَنَ الرَّوَاتِبَ الَّتِي تُصَلّٰى بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَبْلَ الْفَرْضِ .

''اس سے مراد وہ سنن رواتب (بھی) ہیں، جو فرض نماز سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان ادا کی جاتی ہیں۔'' (النّهاية : 34/1)

❁ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (٩٧٤ھ) لکھتے ہیں:

لَوْ أَنْكَرَ السُّنَنَ الرَّاتِبَةَ أَوْ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ كَفَرَ .

''اگر کوئی سنن راتبہ یا عیدین کا انکار کردے، تو اس نے کفر کیا۔''

(الإعلام بقواطع الإسلام، ص 203)

جان بوجھ کر راتبہ سنتوں کو ترک کرنے والا گناہ گار ہے۔ اجر وثواب اور سنت کے نور سے محروم ہے۔ فرائض میں کمی کوتاہی کو سنتوں سے پورا کیا جائے گا۔ اگر سنتیں ادا نہیں کرے گا، تو فرائض کی کمی کوتاہی کیسے پوری ہوگی؟

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ اعْتَادَ تَرْكَهَا، رُدَّتْ شَهَادَتُهُ لِتَهَاوُنِهِ بِالدِّينِ وَإِشْعَارِ هٰذَا بِقِلَّةِ مُبَالَاتِهِ بِالْمُهِمَّاتِ .

''جو سنن راتبہ کو چھوڑنا عادت بنا لے، اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، کیونکہ اِس میں دین کی اہانت ہے اور اس سے اہم دینی اُمور کے ساتھ لاپرواہی کا تاثر جاتا ہے۔''(روضة الطّالبين :233/11)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ أَصَرَّ عَلٰى تَرْكِهَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى قِلَّةِ دِينِهِ وَرُدَّتْ شَهَادَتُهُ فِي مَذْهَبِ أَحْمَد وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا .

''جو سنن راتبہ کو ترک کرنے پر مصر رہے، تو یہ اس کی دین داری میں کمی کی علامت ہے۔ امام احمد، امام شافعی اور دیگر ائمہ رحمہم اللہ کے مطابق ایسے شخص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔''

(مَجموع الفتاوىٰ : 127/23، الفتاوى الكبرىٰ : 259/2، جامع المَسائل : 331/4)

۞ علامہ بہوتی خلوتی رحمہ اللہ (۱۰۸۸ھ) نقل کرتے ہیں:

يُكْرَهُ تَرْكُ السُّنَنِ الرَّوَاتِبِ، وَمَتٰى دَاوَمَ عَلٰى تَرْكِهَا سَقَطَتْ عَدَالَتُهُ، قَالَهُ ابْنُ تَمِيمٍ، قَالَ الْقَاضِي: وَيَأْثَمُ، وَذَكَرَ ابْنُ عَقِيلٍ فِي الْفُصُولِ أَنَّ الْإِدْمَانَ عَلٰى تَرْكِ السُّنَنِ الرَّوَاتِبِ غَيْرُ جَائِزٍ.

''سنن راتبہ کو ترک کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی دوام کے ساتھ سنن کا تارک بن جائے، تو علامہ محمد بن تیم حرانی رحمہ اللہ (م ۶۷۵ھ) کے مطابق اس کی عدالت ساقط ہو جائے گی۔ قاضی ابو یعلی محمد بن حسین بن علی، فراء (م ۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ وہ گناہ گار بھی ہے۔ علامہ ابوالوفاء ابن عقیل رحمہ اللہ (۵۱۳ھ) نے ''فصول'' میں لکھا ہے کہ سنن راتبہ کو دوام کے ساتھ ترک کرنا جائز نہیں۔''

(حاشية الخلوتي على منتهى الإرادات: 364/1)

۞ علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلصَّحِيحُ أَنَّهُ يَأْثَمُ.

''درست بات یہی ہے کہ سنن راتبہ کو ترک کرنے والا گناہ گار ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 104/1)

۞ نیز علمائے احناف سے نقل کرتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَرَهَا حَقًّا كَفَرَ. ''جس نے سنن راتبہ کو حق نہ سمجھا، اس نے کفر کیا۔''

(فتاویٰ شامی: 448/1)

سنن راتبہ میں حکمت:

سنن راتبہ میں حکمت یہ ہے کہ یہ فرائض کی بجا طور پر ادائیگی میں معاون ثابت ہوتی

ہیں۔ انہیں مسلسل چھوڑنے والا ایک نہ ایک دن فرائض کا تارک بن جاتا ہے۔ گویا یہ فرائض کی ادائیگی کے لیے مضبوط سہارا ہیں۔

❁ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

فِي تَقْدِيمِ السُّنَنِ عَلَى الْفَرَائِضِ وَتَأْخِيرِهَا عَنْهَا مَعْنًى لَطِيفٌ مُنَاسِبٌ، أَمَّا فِي التَّقْدِيمِ، فَلِأَنَّ الْإِنْسَانَ يَشْتَغِلُ بِأُمُورِ الدُّنْيَا وَأَسْبَابِهَا، فَتَتَكَيَّفُ النَّفْسُ مِنْ ذٰلِكَ بِحَالَةٍ بَعِيدَةٍ عَنْ حُضُورِ الْقَلْبِ فِي الْعِبَادَةِ، وَالْخُشُوعِ فِيهَا، الَّذِي هُوَ رُوحُهَا، فَإِذَا قُدِّمَتْ السُّنَنُ عَلَى الْفَرِيضَةِ تَأَنَّسَتْ النَّفْسُ بِالْعِبَادَةِ، وَتَكَيَّفَتْ بِحَالَةٍ تَقْرُبُ مِنْ الْخُشُوعِ، فَيَدْخُلُ فِي الْفَرَائِضِ عَلٰى حَالَةٍ حَسَنَةٍ لَمْ تَكُنْ تَحْصُلُ لَهٗ لَوْ لَمْ تُقَدَّمْ السُّنَّةُ، فَإِنَّ النَّفْسَ مَجْبُولَةٌ عَلَى التَّكَيُّفِ بِمَا هِيَ فِيهِ، لَا سِيَّمَا إِذَا كَثُرَ أَوْ طَالَ، وَوُرُودُ الْحَالَةِ الْمُنَافِيَةِ لِمَا قَبْلَهَا قَدْ يَمْحُو أَثَرَ الْحَالَةِ السَّابِقَةِ أَوْ يُضْعِفُهٗ، وَأَمَّا السُّنَنُ الْمُتَأَخِّرَةُ، فَلِمَا وَرَدَ أَنَّ النَّوَافِلَ جَابِرَةٌ لِنُقْصَانِ الْفَرَائِضِ، فَإِذَا وَقَعَ الْفَرْضُ نَاسَبَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَهٗ مَا يُجْبِرُ خَلَلًا فِيهِ إِنْ وَقَعَ.

”فرائض سے پہلے اور بعد میں سنتیں ادا کرنے میں نہایت عمدہ حکمت پنہاں ہے۔ پہلے والی سنتوں میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انسان دنیوی اُمور میں مشغول ہوتا ہے، جس سے دل میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو عبادت

میں حضورِ قلبی اور خشوع وخضوع سے دوری پیدا کر دیتی ہے، جبکہ یہی تو عبادت کی روح ہے، تو جب فرض سے پہلے سنتیں ادا کی جائیں، تو دل عبادت سے مانوس ہو جاتا ہے اور دل میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو خشوع وخضوع کے قریب کر دیتی ہے، تو جب انسان فرض نماز میں داخل ہوتا ہے، اس وقت اسے (خشوع سے لبریز) ایسی عمدہ دلی کیفیت حاصل ہوتی ہے، جو اگر وہ بغیر سنتیں ادا کر کے داخل ہوتا، تو حاصل نہ ہوتی۔ کیونکہ یہ کیفیت دل کی فطرت میں شامل ہے، خصوصاً جب یہ کیفیت زیادہ ہو اور لمبے وقت کے لیے ہو۔ جب دل میں (خشوع والی) یہ حالت پیدا ہوتی ہے، تو وہ (دنیوی اُمور میں مشغول ہونے سے پیدا ہونے والی) پہلی حالت کو یا مکمل طور پر ختم کر دیتی ہے، یا کمزور کر دیتی ہے۔ فرائض کے بعد والی سنتوں میں حکمت یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ نوافل سے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا، لہٰذا جب فرض ادا کیا جا رہا ہے، تو مناسب ہے کہ اس کے بعد کوئی ایسا عمل کیا جائے، جس سے فرض کی کمی پوری ہو سکے۔'' (إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام: 1/199)

❁ صاحب ہدایہ، علامہ علی بن ابی بکر، مرغینانی رحمہ اللہ (۵۹۳ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَوْلٰی أَنْ لَّا یَتْرُکَهَا فِي الْأَحْوَالِ کُلِّهَا لِکَوْنِهَا مُکَمِّلَاتِ الْفَرَائِضِ.

''بہتر یہی ہے کہ نمازی سنن راتبہ کو کسی بھی حال میں نہ چھوڑے، کیونکہ یہ فرائض کی کمی کو پورا کرنے والی ہیں۔'' (الهداية: 1/161)

❁ علامہ حصکفی حنفی رحمہ اللہ (۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

شُرِعَتِ الْبَعْدِیَّةُ لِجَبْرِ النُّقْصَانِ، وَالْقَبْلِیَّةُ لِقَطْعِ طَمْعِ الشَّیْطَانِ.

’’فرائض کے بعد والی سنتوں کو اس سے مشروع کیا گیا ہے، تاکہ ان کے ذریعے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے اور پہلے والی سنتیں اس لیے مشروع ہیں، تاکہ شیطان کے وسوسوں کو ختم کیا جائے۔‘‘ (الدّر المختار، ص 90)

۞ علامہ ابوالبرکات عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوَالِدَ لَا يَجُوزُ لَهٗ مَنْعُ وَلَدِهٖ مِنَ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ .

’’باپ کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو سنن راتبہ ادا کرنے سے روکے۔‘‘

(الآداب الشّرعية لابن المُفلِح : 437/1)

۞ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

فِي زَمَانِنَا إِظْهَارُ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ أَوْلٰى؛ لِيَتَعَلَّمَهَا النَّاسُ، وَلَا تَنْدَرِسَ .

’’ہمارے زمانے میں تو سنن راتبہ کو (مسجد میں لوگوں کے) سامنے ادا کرنا چاہیے، تاکہ لوگ انہیں سیکھ لیں اور یہ سنتیں مٹ نہ جائیں۔‘‘

(شرح المَصابيح : 135/2)

سنن کی قضا:

سنتیں رہ جائیں، تو ان کی قضا مسنون ہے۔

۞ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا، تو ان کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهٗ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ .

''ابو امیہ کی دختر! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت کے بارے میں پوچھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبد قیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعت سے مصروف کر دیا، میں وہی دو رکعت پڑھ رہا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 1233، صحيح مسلم : 833)

۞ اس حدیث کے تحت علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ أَنَّ فَوَائِتَ النَّوَافِلِ تُقْضٰى وَلَا تُتْرَكُ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ نوافل رہ جائیں، تو ان کی قضا دی جائے، نہ کہ انہیں چھوڑ دیا جائے۔'' (أعلام الحديث : 655/1)

۞ نیز حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ السُّنَنَ الرَّاتِبَةَ إِذَا فَاتَتْ يُسْتَحَبُّ قَضَاؤُهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ عِنْدَنَا .

''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سنن راتبہ رہ جائیں، تو ان کی قضا مستحب ہے، ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔'' (شرح النّووي : 121/6)

۞ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّوَافِلَ الْمُؤَقَّتَةَ تُقْضٰى كَمَا تُقْضَى الْفَرَائِضُ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ جن نوافل کا وقت مقرر ہے، (وہ رہ جائیں، تو) فرائض کی طرح ان کی بھی قضا دی جائے۔'' (شرح مشكاة المَصابيح : 1121/4)

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ السُّنَنَ الرَّوَاتِبَ تُقْضٰى، وَأَنَّ قَضَاءَ هَا جَائِزٌ

بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ مِثْلُهٗ، لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ سنن رواتب (رہ جائیں، تو ان) کی قضا دی جائے گی، نیز دلیل ہے کہ عصر کے بعد نوافل کی قضا دینا جائز ہے، اسی طرح فجر کے بعد بھی، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔''

(التّنبيه على مشكلات الهداية : 694/2)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالا، سو گئے، نماز فجر لیٹ ہوگئی، نیند سے بیدار ہوئے، تو سورج طلوع ہو چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، فجر کی سنتیں ادا کیں، پھر نماز فجر پڑھائی۔

(صحيح مسلم : 680)

❁ شارح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ لِقَضَاءِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ إِذَا فَاتَتْ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ سنن راتبہ رہ جائیں، تو ان کی قضا دی جائے۔''

(شرح النّووي : 183/5)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا .

''ظہر سے پہلے چار رکعتیں رہ جاتیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد پڑھ لیتے۔''

(سنن التِّرمذي : 426، وقال : حسنٌ غريبٌ، وسندهٗ صحيحٌ)

۲۸، اپریل، ۲۰۲۰ء